78966 ـ خاوند مصر ہے كہ بيوى نماز عشاء اور تراويح ادا كرنے جائے تا كہ وہ اپنى بيٹى كے ساتھ بيٹھ سكے

سوال

ميرا خاوند مصر ہے كہ ميں نماز تراويح ادا كرنے جاؤں اور وہ ہمارى بچى كے ساتھ گھر ميں رہے، خاوند كے اصرار كرنے پر ميں نماز كے ليے چلى گئى اور خاوند بچى كے ساتھ گھر ميں رہا، ميرى نماز اور اس كے گھر ميں بچى كے ساتھ رہنے كا كيا حكم ہے ؟
يہ علم ميں رہے كہ خاوند بچى كے پاس رہنے كى بنا پر نماز عشاء جماعت كے ساتھ ادا نہيں كر سكا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اہل علم كے صحيح قول كے مطابق مردوں پر مسجد ميں نماز باجماعت كى ادائيگى واجب ہے، اس كے وجوب كے دلائل سوال نمبر (120) ميں بيان كيے جا چكے ہيں آپ اس كا مطالعہ كريں.

اور نماز تراويح سنت مؤكدہ ہيں، مردوں كو مسجد ميں جا كر جماعت كے ساتھ تراويح ادا كرنا ہونگى، اس كا تفصيلى بيان سوال نمبر (45781) ميں گزر چكا ہے آپ اس كا مطالعہ كر ليں.

دوم:

مسجد كى بجائے عورت كا گھر ميں نماز ادا كرنا افضل و بہتر ہے، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" تم اللہ كى بنديوں كو مسجدوں سے مت روكو، اور ان كے گھر ان كے ليے بہتر ہيں "

سنن ابو داود حديث نمبر (567) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ابو داود ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور ايك دوسرى حديث ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" عورت كى اپنے حجرہ كى نماز سے گھر ميں نماز بہتر ہے اور اس كا اپنے گھر كے آخرى كونے ميں (چھپ كر)

نماز ادا کرنا گھر (کے صحن) میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (570) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

یہ حدیث نماز تراویح اور دوسری نماز کے لیے عام ہے اور سب نمازوں کو شامل ہوتی ہے، مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (3457) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اس بنا پر آپ کے خاوند نے جو عمل کیا ہے وہ عجیب عمل ہے، کیونکہ اس نے واجب اور فرض کو ترک کیا ہے، کیونکہ اس پر نماز عشاء مسجد میں باجماعت ادا کرنا واجب و فرض تھا، اور پھر یہی نہیں بلکہ اس نے سنت کو بھی ترک کیا ہے، جس میں اسے کوتاہی کا مرتکب نہیں ہونا چاہیے تھا یعنی اسے نماز تراویح بھی باجماعت مسجد میں جا کر ادا کرنی تھیں.

یہ سب کچھ اس نے صرف اس لیے کیا کہ تم ایک ایسا عمل کر سکو جس میں انتہائی طور پر یہی ہے کہ آپ کے لیے وہ جائز ہے، نہ تو واجب تھا اور نہ ہی مستحب.

لیکن ہو سکتا ہے آپ کا خاوند نماز باجماعت واجب ہونے کا علم نہ رکھتا ہو، اور آپ کی عزت و تکریم کے لیے اس نے ایسا کیا ہو، اس لیے آپ کے ساتھ اس کے احسان پر اللہ تعالی اسے جزائے خیر عطا فرمائے.

لیکن اسے چاہیے کہ وہ آئندہ ایسا مت کرے، لیکن اس کو چاہیے کہ آپ کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہوئے آپ کو گھر میں نماز ادا کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوتے ہوئے آپ کی اولاد وغیرہ کے دوسرے مشغولات سے آپ کو فارغ کرے تا کہ آپ نماز ادا کر سکیں.

اللہ سبحانہ و تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو صحیح اعمال کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .